REGD No. L. 5254

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَاءُ
عَسٰۤى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

یوم پنجشنبہ
۱۲ ربیع الثانی ۱۳۷۹ھ
فی پرچہ ۱۳ نئے پیسے

جلد ۴۸/۱۳ | ۱۵ اخاء ۱۳۳۸ ہش | ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء | نمبر ۲۴۳

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ

کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

کل طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے"

—— از محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ ——

ربوہ ۱۴ اکتوبر بوقت سوا دس بجے صبح

کل دن بھر حضور کی طبیعت نسبتاً بہتر رہی۔ رات نیند آگئی۔ اس وقت طبیعت اچھی ہے۔

احباب جماعت حضور کی کامل شفایابی کے لئے دردِ دل سے دعائیں جاری رکھیں ؁

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد

ربوہ ۱۴ اکتوبر ۱۹۵۹ء

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت

ربوہ ۱۴ اکتوبر۔ کل دن بھر حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کو بے چینی اور ہتھ درد کی تکلیف رہی۔ رات بھی بے چینی سے گزری۔ صبح سے طبیعت کچھ بہتر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

خاکسار۔ (ڈاکٹر) مرزا منور احمد ربوہ

پاکستان میں پہلی بار تجارتی بنیاد پر تیل کے ذخیرے کی دریافت

یہ ذخیرہ راولپنڈی سے سو میل دور کرسال کے مقام پر دریافت ہوا ہے

کراچی ۱۴ اکتوبر۔ راولپنڈی سے سو میل کے فاصلہ پر کرسال پر تیل کا ایک ذخیرہ دریافت ہوا ہے۔ اس کے بارہ میں یہ امید پیدا ہوگئی ہے۔ کہ وہاں سے کاروباری بنیاد پر تیل حاصل کیا جاسکے گا۔ لیکن اس کی مقدار کا صحیح اندازہ لگانا ابھی ممکن نہیں ہے۔ اس کا اندازہ تیل کی پیداوار سے متعلق ابتدائی تجربوں کے بعد ہی لگ سکے گا اس کنوئیں کا خام تیل بکسر کے تیل کی طرح ہے

م آزادی کے بعد پہلی بار کرسال پر تجارتی بنیاد پر تیل کا ذخیرہ دریافت کیا گیا ہے۔ حکومت ابتدائی تجربات کے سلسلہ میں اپنے معدنی وسائل کے ماہروں کو کرسال بھیج رہی ہے۔ خیال ہے کہ اس تیل کی دریافت کی وجہ سے دو کروڑ روپے سالانہ کے زرمبادلہ کی بچت ہوگی۔ پاکستان میں اس وقت خام تیل کی پیداوار کی اوسط ۵۰۰۰ بیرل روزانہ ہے۔ جبکہ روزانہ ۲۵۰۰۰ بیرل تیل استعمال ہوتا ہے

قافلہ قادیان کے متعلق ضروری اعلان

—— از حضرت مرزا بشیر احمد صاحب مدظلہ العالی ——

جن احباب نے قافلہ قادیان ۱۹۵۹ء میں شمولیت کے لئے دفتر ہذا میں درخواستیں دی ہوئی ہیں۔ یا جو احباب اب درخواست دے رہے ہیں۔ ان سب کی اطلاع کے لئے لکھا جاتا ہے۔ کہ ان میں سے اکثر کے کوائف نامکمل ہیں۔ لہٰذا وہ اپنے مندرجہ ذیل کوائف سے دفتر ہذا کو جلد تر مطلع فرمائیں۔ تاکہ دفتر ہذا اپنی فہرست مکمل کر سکے۔

(۱) نام درخواست دہندہ

(۲) ولدیت

(۳) پیشہ (تفصیل دی جائے۔ کہ عملاً کیا کام کرتے ہیں)

(۴) جائے پیدائش و تاریخ پیدائش جو پاسپورٹ میں درج ہے۔

(۵) پاکستان میں مکمل پتہ

(۶) پاسپورٹ نمبر معہ تاریخ اجراء و مقام اجراء

(۷) اگر اہلیہ یا بچوں وغیرہ کو ہمراہ لے جانا مقصود ہو۔ تو ان کے متعلق بھی یہی کوائف تحریر کرنے ضروری ہوں گے۔

(نوٹ) چونکہ وقت بہت تھوڑا ہے۔ اس لئے یہ کوائف جلد تر مکمل دفتر ہذا میں بھجوا کر ممنون فرمائیں۔

(نوٹ ثانی) اگر حکومت نے منظوری دے دی تو قافلہ انشاء اللہ ۱۴ دسمبر ۱۹۵۹ء کی صبح کو لاہور سے بذریعہ بس روانہ ہوگا۔ اور ۱۹ دسمبر کی شام کو لاہور واپس آجائے گا۔ اس طرح احباب قادیان اور ربوہ دونوں کے جلسوں میں شریک ہوسکیں گے۔

خاکسار۔ مرزا بشیر احمد
ناظر حفاظت مرکز ربوہ

مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام

مبلغ غانا مکرم خلیل احمد صاحب اختر کا لیکچر

ربوہ ۱۴ اکتوبر۔ مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر اہتمام مبلغ غانا (مغربی افریقہ) مکرم خلیل احمد صاحب اختر مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء بروز جمعرات ایک اہم موضوع پر لیکچر دیں گے۔ اجلاس کی کارروائی سوا دس بجے شروع ہوگی۔ دلچسپی رکھنے والے احباب سے درخواست ہے۔ کہ وقت مقررہ پر جامعہ احمدیہ کے ہال میں پہنچ جائیں ؁

عبدالحکیم جوزا
سکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ

ڈھاکہ میں ہیضے کی روک تھام

ڈھاکہ ۱۴ اکتوبر۔ ڈھاکہ میں ہیضے کی روک تھام کے لئے ایک موثر مہم شروع کی گئی ہے۔ گزشتہ بارہ روز کے دوران ۲۵ افراد سلیمپور ہسپتال میں ہیضے سے ہلاک ہوئے

ایڈیٹر: روشن دین تنویر بی۔ اے، ایل ایل۔ بی

مسعود احمد پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل ربوہ سے شائع کیا

روزنامہ الفضل ربوہ مورخہ ۱۵ اکتوبر ۱۹۵۹ء

تجدید و احیاء کا کام

صوفی نذیر احمد صاحب اپنے ایک ہی مضمون میں ایک طرف تو جماعت احمدیہ پر یہ الزام لگاتے ہیں کہ

"ہر باطل امپیریلزم سے مصالحت و اطاعت کی عالمگیر راہ کھول دی"
(نوائے وقت ۲۵/۹/۵۹ صہ ۳)

اور دوسری طرف آپ فرماتے ہیں :-

"اس تحریک کے بانیوں کے دعاوی تھے کہ ان کے دور کا مغربی امپیریلزم دجالیت کا مظہر کل ہے۔ ان کے دعاوی تھے کہ وہ لوگ اس دجال اور اس کے لواحقات کو قتل کر کے دین کو عالمگیر کر دیں گے"
(نوائے وقت ۲۵/۹/۵۹ صہ ۳)

کیا صوفی صاحب کو اپنے ان اقوال میں تضاد نظر نہیں آتا؟ کیا اسی کا نام "یک بام و دو ہوا" نہیں ہے؟ ایک طرف تو آپ جماعت احمدیہ کے چلانے والوں کو اس وجہ سے کوستے ہیں کہ انہوں نے "ہر باطل امپیریلزم سے مصالحت و اطاعت کی عالمگیر راہ کھولدی" اور دوسری طرف ایک ہی سانس میں آپ فرماتے ہیں کہ تحریک احمدیت کے بانیوں کے یہ دعاوی تھے کہ

"ان کے دور کا مغربی امپیریلزم دجالیت کا مظہر کل ہے۔ ان کے دعاوی تھے کہ وہ لوگ اس دجال اور اسکے لواحقات کو قتل کر کے دین کو عالمگیر کر دیں گے"

پھر آپ نے خاص کر انگریزوں کے متعلق اسی مضمون میں یہ بھی فرمایا ہے کہ

"قادیانیوں کے دجال کے بارہ میں کچھ عرض نہیں کرونگا اس لئے کہ وہ سمٹتے سمٹتے صرف انگلستان کے جزیرہ تک محدود ہو گیا ہے اور اس انتظار میں ہے کہ کوئی اہل حق گروہ اسے تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم دعوت دے اور وہ اسے قبول کرنے کے نتائج کو بغور سوچنے پر مجبور ہو جائیگا"

لطف یہ ہے کہ جیسا کہ ہم پہلے بھی مختصراً حوالہ پیش کر چکے ہیں دعوت و اشاعت کے متعلق صوفی صاحب اپنے اسی مضمون میں حسب ذیل اصول بھی پیش کرتے ہیں

(ا) ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ
(ب) یا ایھا الناس انی رسول اللہ الیکم جمیعا۔
(ج) و ما ارسلنک الا کافۃ للناس۔

ان آیات میں اللہ تعالیٰ نے رسول کریمؐ کے مشن اور اس کے دائرہ عمل کو خود متعین کر دیا ہے۔ دین کامل کو ساری کائنات انسانی سے منوانا آپ کا مشن بھی تھا اور یہی آپ کا دائرہ عمل بھی تھا رسول کریمؐ جب مدینہ میں پا برجا اور مستحکم ہوتے ہیں۔ تو دعوت الی اللہ کا پیغام قیصر و کسریٰ اور ساری معلوم دنیا کے ذمہ دار لوگوں "تعالوا الی کلمۃ سواء بیننا و بینکم" کے الفاظ میں پہچانے کا سامان فرماتے ہیں۔ یہ حق یقینی امر ہے کہ اگر کفر کا ظالمانہ ہجوم رسول اللہ کو میدان جنگ میں اترنے پر مجبور نہ کرتا تو بلا شبہ رسول اللہؐ کا کام صرف ایک مبلغ انسان کا رہتا اور اسی مبلغانہ انداز پر سارے عالم کو اسلام کے جھنڈے تلے لانے کے لئے آپ مصروف رہتے جیسا کہ اکثر و بیشتر انبیاء علیہم السلام کی سنت متواترہ تھی کہ جس کے اقتدار کے لئے رسول اللہ مامور تھے۔ اولئک الذین ھدی اللہ فبھدٰھم اقتدہ مجھے اس استدلال سے یہ عرض کرنا ہے کہ سیاسی اقتدار پر قابض ہونے کے لئے سیاسی انداز کی کشمکش ہرگز سنت انبیاء نہیں نہ یہ دینی مبانی و مقاصد اولیٰ میں داخل ہے۔ اگر ایسا تسلیم کر لیا جائے تو نعوذ باللہ اکثر و بیشتر انبیاء علیہم السلام ناقص الدین تسلیم کرنے پڑیں گے۔ یہ ٹھیک ہے کہ "ادخلوا فی السلم کافۃ" کا یہ بھی حصہ ہے کہ سیاست بھی دین کے رنگ میں رنگی جائے۔ مگر اس کا ہرگز ہرگز یہ مقصد نہیں کہ سیاسی اقتدار اعلیٰ پر قبضہ کرنا انسان کی دینی تنظیم کا مقصد اولیٰ قرار پا کر سیاست کو دین کے رنگ کے بجائے دین کو سیاست میں رنگنے اور سیاسی مقاصد کے حصول کا ذریعہ بنانے کی مہم شروع کر دی جائے اور اسے کل دین کے اجزاء کا مترادف بنا دیا جائے جیسا کہ پوری تاریخ میں ہوس کار و خام اندیش گروہوں نے عموماً کیا ہے۔ اور آج بھی ایسے ایک سو ایک نئے نئے تجربے کئے جا رہے ہیں۔ ایسی صورتوں میں مانتی میں یا حال میں "ھو الذی ارسل رسولہ بالھدی و دین الحق لیظھرہ علی الدین کلہ" کی جو جو تشریحیں کی گئی ہیں وہ دین کے نام پر ہوس کاری کا ایک مرقع تاباں ہے جو دینی اخلاص و نصح الدین کی ظاہر و باطن کی پوری بساط الٹ دیتا ہے۔ (نوائے وقت ۲۵/۹/۵۹ صہ ۳)

اب ان اپنی تمام باتوں کو زیر نظر لا کر صوفی صاحب فرمائیں کہ کیا جماعت احمدیہ کے خلاف آپکی خامہ فرسائی انتہائی ظلم نہیں ہے؟ اس آخری حوالہ میں صوفی صاحب نے تبلیغ و اشاعت دین کا جو اصول پیش کیا ہے وہ بغیر الفاظ بعینہٖ وہی ہے۔ جس پر جماعت احمدیہ اول روز سے عمل پیرا ہے جو لوگ اس امر سے واقف ہیں۔ وہ صوفی صاحب کی یہ عبارت پڑھ کر صاف طور پر آپ پر الزام لگائیں گے کہ آپ نے "جماعت احمدیہ" کی بے عمل نقل کی ہے۔ جماعت احمدیہ کے بانی سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے تو شروع ہی میں یہ بات اچھی طرح واضح کر دی ہے کہ اس دور نے جو سہولتیں تبلیغ و اشاعت کے لئے ہم پہنچائی ہیں۔ اُن سے فائدہ اٹھانا چاہیئے اور محض سیاسی ہیر پھیر میں پڑ کر تضیع اوقات نہیں کرنی چاہیئے۔ اور جماعت احمدیہ کے رہنماؤں نے یہ امر بھی واضح کر دیا ہے کہ دین کو سیاسی گورکھ دھندوں میں الجھانا دین کی کوئی خدمت نہیں ہے۔ بلکہ تجدید و احیائے دین کے لئے ہر وہ کوشش یعنی جہاد کرنا چاہیئے۔ جس کی یہ دور راہیں کھولتا ہے۔ اسی لئے آپ نے قلم کے جہاد پر زور دیا ہے۔ آپ اس کے لئے نشانہ تضحیک و تمسخر بھی بنائے گئے لیکن آپ اس اصول پر کام کرتے چلے گئے۔ اور ایک ایسی فعال جماعت قائم کر دی ہے کہ وہ آپ کے خلفاء کی رہنمائی میں اس دور کے دجال کے خلاف چومکھی لڑائی لڑ رہی ہے۔

صوفی صاحب کا یہ الزام بھی سراسر غلط ہے کہ جماعت احمدیہ نے

"دین کو چند سکے بندھے عقائد و اعمال انفرادی تک محدود کر دیا"

یہ بات وہی شخص کہہ سکتا ہے جو یا تو واقعی حالات سے قطعاً ناواقف ہو اور یا پھر جان بوجھ کر آنکھ کھول کر دیکھنا نہ چاہیئے۔ جماعت احمدیہ اسلامی عقائد و اعمال کو لیکر بیٹھ نہیں رہی، بلکہ شعلہ کی طرح بلند ہوئی اور بجلی کی سی رفتار کے ساتھ سارے کرۂ ارض پر چھا گئی ہے۔ وہ کونسا دیس ہے۔ جہاں احمدیہ تبلیغی مشن قائم نہیں؟ کتنا افسوس ہے کہ صوفی صاحب بجائے جماعت احمدیہ کے ساتھ انصاف کرنے کے بغیر علم کے اسکے خلاف ایک ایسے مضمون میں خامہ فرسائی کر رہے ہیں۔ جو آپ نے اسلامی جماعتوں کے اتحاد و متفقہ عمل کے لئے تحریر فرمایا ہے اگر آپ میں ذرا بھی انصاف ہوتا تو آپ جماعت احمدیہ کو بطور مثال کے پیش کرتے اور یہ نہایت غلط الزام اس پر نہ لگاتے کہ

"ایک تخیل پرست فرقہ بن کر یہ تحریک تھم گئی اور رہبانہ بھیتے حقائق حیات کو بھی محسوس کرنے سے عاری ہو کر رہ گئی"

ہم صوفی صاحب کو چیلنج کرتے ہیں کہ وہ سارے عالم اسلام میں سے ایک ہی ایسی اسلامی کہلانے والی جماعت پیش کریں جو فعالیت میں جماعت احمدیہ کے مقابل اس سے پاسنگ بھی کام کر رہی ہو۔ خیر یہ تو منفی بات ہے ہم صوفی صاحب کو دعوت دیتے ہیں کہ وہ قادیان تشریف لے جائیں اور جماعت احمدیہ کے مسلسل جہاد اور اس کی سرگرمیوں کے متعلق صحیح معلومات حاصل کریں۔ انشاء اللہ وہ دیکھیں گے کہ جو کام وہ ابھی خیال ہی خیال میں کرنا چاہتے وہ جماعت احمدیہ فی الواقعہ کر رہی ہے۔

(باقی)

اعلان

یہ نوٹس میں آیا ہے کہ بعض غیر ذمہ وار لوگ بعض احباب کو غلط اور ناجائز نام سے یاد کرتے ہیں جو خلاف تقویٰ خلاف قانون اور خلاف واقعہ ہے۔ ایسے غیر ذمہ وار لوگ نہ صرف بدنامی کا بلکہ فتنہ کا موجب بنتے ہیں مثلاً چوہدری فرزند علی صاحب کو ڈاکٹر کہنا شروع کر دیا۔ جس کی وجہ سے ان کو اس کے متعلق اخبار میں تردید کرنا پڑی۔ اسی طرح مکتب گو تھا نیدار کہنا یا سمجھنا ایسے فتنہ کو ہوا دینا ہے۔ جو کہ نظام سلسلہ کے لئے بھی بدنامی کا باعث ہوتا ہے۔ یہ صاف بات ہے کہ ایسا عنصر یا تو نادانی کی وجہ سے ایسا کرتا ہے یا پھر شر پسند ہے۔

اس لئے درخواست ہے کہ احباب آئندہ کسی دوست کو ایسے غلط نام سے نہ پکاریں تاکہ اخلاق کی بلندی پر زد نہ آئے۔ اور کسی کے اعتراض کا موجب نہ بنیں۔

ناظر امور عامہ

ہالینڈ میں سیرۃ النبی صلی اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر ایک نہایت کامیاب جلسہ

جمہوریہ متحدہ عرب کے سفیر اور دیگر متعدد معززین کی شرکت، چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب کی تقریر، ریڈیو ہالینڈ کے محکمہ کی طرف سے انٹرویو

(از مکرم عبد الحکیم صاحب اکمل بتوسط وکالت تبشیر۔ ربوہ)

بفضلہ تعالیٰ مورخہ ۱۵ ستمبر بروز بدھ مشن ہاؤس میں جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم پوری شان کے ساتھ منعقد ہوا۔ لوگ کثرت کے ساتھ شامل ہوئے۔ متعدد احباب کو کھڑے ہو کر کارروائی سننا پڑی۔ جلسہ کی صدارت ہمارے نو مسلم دوست ڈاکٹر یوسف صاحب نے سرانجام دی۔

جماعت ہالینڈ نے وسیع پیمانہ پر جلسہ کا پروگرام مرتب کیا تھا تا لوگوں کو بلا کر اس عظیم الشان ہستی سے متعارف کرایا جائے جس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ کا نور بنی نوع انسان پر جلوہ گر ہوا اور جس سے روحانیت کا ایک ایسا بحر بیکراں موجزن ہوا کہ اس کے پانی کے ایک قطرہ سے ہزاروں ہزار نئے چشمے پھوٹ نکلے ؎

این چشمہ رواں کہ بخلق خدا دہم
یک قطرۂ ز بحر کمالِ محمدؐ است

اس موقعہ پر تقاریر کے لئے مکرم جناب چوہدری صاحب بالقابہ اور جناب ڈاکٹر میلیما صاحب (Drs Mellema) سے درخواست کی گئی جو انہوں نے ازراہ نوازش بخوشی منظور کر لی۔ ڈاکٹر صاحب موصوف ایمسٹرڈیم میوزیم میں ٹراپیکل ڈیپارٹمنٹ کے انچارج ہیں۔ آپ دیگر مختلف اسلامی ممالک کے علاوہ پاکستان کی سیاحت بھی کر چکے ہیں۔

جلسہ کی اطلاع اخبارات کو بھجوانے کے علاوہ ایک خاص اعلان ہفتہ وار پروگرام شائع کرنے والے ایک رسالہ میں بھی دیا گیا۔ ہالینڈ کے محکمہ براڈکاسٹنگ نے مسجد میں آ کر اس موقع پر انچارج صاحب سے انٹرویو لیا جسے اسی دن شام کو تمام ملک کے لئے براڈکاسٹ کیا گیا۔

انٹرویو لینے والے دوست نے جماعت احمدیہ کے منعقد جلسہ سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کی غرض و غایت اور مشن کی تمام مساعی اور اس کے نتائج کے متعلق مختلف سوالات کئے جن کے جوابات مکرم حافظ قدرت اللہ صاحب نے دیئے۔ انٹرویو کی ابتداء جناب حافظ صاحب نے کلمہ شہادت سے کی اور درود شریف پڑھتے ہوئے کارروائی کا اختتام ہوا۔ یہ پروگرام کی ریڈیو پر تشہیر بفضلہ تعالیٰ ان کے حق میں بہت مفید رہی۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

جلسہ کی کارروائی ۱۵ ستمبر کی شام کو قرار پائی تھی۔ مکرم انچارج صاحب نے قبل از وقت ہی امریکن آئل کمپنی "آرامکو" کے محکمہ تعلقات عامہ سے مل کر انہیں موقع کی اہمیت سے آگاہ کیا اور ان کی تیار کردہ ترقی اسلام اور تاریخ پر روشنی ڈالنے والی متحرک تصاویر (Island of Allah) اس موقع پر دکھانے کے لئے خواہش کا اظہار کیا اگرچہ یہ تصاویر ان کے پاس اس وقت موجود نہ تھیں۔ مگر انہوں نے پورے تعاون کا ثبوت دیتے ہوئے بذریعہ تار اس کے منگوانے کے لئے امریکہ لکھا اور چند دنوں میں ہی بذریعہ ہوائی جہاز منگوا کر ہمیں پہنچا دیں۔ تصاویر دکھانے کے لئے جن دیگر اشیاء کی ضرورت تھی ان کی فراہمی میں پاکستانی سفارت خانہ بھی بہت شکریہ کا مستحق ہے۔

اجلاس کی کارروائی شام کے آٹھ بجے شروع ہونا تھی۔ مگر لوگ وقت سے پیشتر ہی آنا شروع ہو گئے۔ اور پروگرام شروع ہونے تک سارا ہال پر ہو گیا۔ جس قدر مزید کرسیاں موجود تھیں وہ بھی انٹرنس ہال میں بچھا دی گئیں مگر اس کے باوجود بعض احباب کو کھڑے ہو کر ہی کارروائی سننا پڑی۔ دیگر بڑے لوگوں کے علاوہ جمہوریہ متحدہ عرب کے سفیر محترم نے مع اپنے سارے عملہ کے شرکت کی نیز آرامکو کمپنی کے محکمہ تعلقات عامہ کے ڈائرکٹر صاحب بھی تشریف لائے۔

کارروائی ٹھیک وقت پر ہمارے نو مسلم دوست ڈاکٹر یوسف موڈاتن (Drs damolinyn) کی صدارت میں تلاوت قرآن کریم کے ساتھ شروع ہوئی۔ آپ کی درخواست پر سب سے پہلے مکرم جناب چوہدری صاحب بالقابہ نے اس دن کے منانے کی غرض و غایت اور اہمیت پر اختصار کے ساتھ تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر فرمائی۔ آپ نے اپنی تقریر کے دوران مندرجہ ذیل تین باتوں کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔

اوّل یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود ہمارے لئے بطور مثال اور نمونہ کے ہے۔ آپ ہماری طرح کے ہی ایک انسان تھے۔ اور یہ ضروری بھی تھا کہ آپ ہماری طرح کے ہی ایک انسان ہوتے۔ کیونکہ اسی صورت میں ہی آپ انسانوں کے لئے اسوہ ٹھہر سکتے تھے۔ اگر کوئی بالائے بشر ہستی اتنی ترقی کرتی ہے تو وہ بنی نوع انسان کے لئے نمونہ نہیں کہلا سکتی کیونکہ انسانوں کو ویسی قوت و طاقت حاصل نہیں کہ اس کی پیروی کر سکیں۔ لہذا یہ ان کی پہنچ سے باہر ہوگا۔ پس انسانوں کے لئے ایک انسان ہی نمونہ ہو سکتا ہے جو رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات میں پورے طور پر موجود ہے۔

دوم یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود ایک تاریخی حقیقت ہے۔ اگر ہم تاریخ عالم پر نظر ڈالیں تو صرف آپ ہی ایک ایسی ہستی ہیں کہ جن کے جملہ حالات بچپن سے لے کر آخر تک من و عن محفوظ ہیں اور اس طرح ہر فرد بشر کے لئے ممکن اور آسان ہے کہ وہ خود مطالعہ کر کے اپنی رہنمائی کا سامان کر سکے اور اپنے اعتقاد اور ایمان کو یقین اور وثوق کی مضبوط بنیادوں پر قائم کر سکے۔

سوم یہ کہ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم ہمارے لئے زندگی کے ہر شعبہ میں مثال اور نمونہ ہیں۔ آپ ایک پرامن شہری تھے۔ ایک سچے تاجر اور دیانتدار تھے۔ ایک نیک اور پاک نوجوان تھے تو ایک نہایت مہربان خاوند تھے۔ بچوں کے لئے بھی مثال تھے تو والدین کے لئے بھی نمونہ تھے۔ دیانت و امانت میں مشہور عام تھے۔ ماتحت بھی رہے اور حاکم بھی ہوئے۔ غرض اس کارگاہ حیات کے ہر موڑ پر آپ کی متابعت میں رہنمائی موجود ہے۔ لہذا آپ کا وجود یکتا و یگانہ ہے۔

آپ کی تقریر دلپذیر کے بعد جناب ڈاکٹر میلیما نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی حیات طیبہ پر ایک سیر حاصل اور پر مغز لیکچر دیا۔ آپ نے فقد لبثت فیکم عمرا من قبلہ الخ کا مضمون بیان کرتے ہوئے آپ کی قبل از نبوت زندگی میں دیانت و امانت اور نیکی و پاکبازی کو نہایت عمدہ پیرائے میں پیش کیا اور اس کے بعد آپ کے نور نبوت سے منور ہونے سے لیکر آخر تک کے اہم حالات سے حاضرین کو مطلع کیا۔

آپ نے قرآن کریم سے بھی سورۃ طٰہٰ اور والضحیٰ کی ڈچ زبان میں پر لطف تشریح فرمائی۔ (بقیہ صفحہ ۶ پر)

فرمودۂ رسول صلی اللہ علیہ وسلم

عن کعب بن مالکؓ قال قال رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم مَا ذِئْبَانِ جَائِعَانِ اُرْسِلَا فِیْ غَنَمٍ بِاَفْسَدَ لَهَا مِنْ حِرْصِ الْمَرْءِ عَلَی الْمَالِ وَالشَّرَفِ لِدِیْنِهٖ (ترمذی)

ترجمہ:۔ حضرت کعب بن مالک سے روایت ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ حضور علیہ السلام نے فرمایا دو بھوکے بھیڑیئے اگر بکریوں (کے ایک گلے) میں چھوڑ دیئے جائیں تو وہ اتنی تباہی و بربادی نہیں لاتے جتنی کہ مال اور جاہ و عزت کی (ناجائز) خواہش کسی شخص کے دین کو بگاڑ دیتی ہے۔

بھوکے بھیڑیئے جن کو کوئی روکنے والا نہ ہو وہ کمزور دنبوں اور بکریوں میں جو ادھم مچا کر تباہی لاتے ہیں۔ اس سے زیادہ انسان کا دین برباد ہوتا ہے۔ اگر وہ اپنی خواہشات نفسانی کو بے لگام چھوڑ دے۔ مال کی حرص اس طرح تباہ کرتی ہے کہ انسان روپیہ کے زور پر اپنی خواہشات پیدا کرنے پر قادر ہو جاتا ہے اور پھر ان میں ایسا غرق ہوتا ہے کہ اسے کسی اور طرف توجہ ہی نہیں رہتی اور ذکر الٰہی سے غافل ہو جاتا ہے۔ کثرت مال کمانا اگر حرام طریق سے ہو تو سخت گناہ ہے۔ لیکن اگر کثرت مال کی حرص ہو خواہ وہ جائز طریق ہی سے کمایا جائے اور اتنا مال اکٹھا کیا جائے کہ ضروریات سے بڑھ گیا ہو۔ یا اتنی جائیداد دکانیں۔ کارخانے۔ تجارتی ادارے قائم کئے جائیں کہ ان کے انتظام ہی سے وقت نہ بچے اور کسی قومی یا دینی خدمت کی طرف توجہ کرنے کا موقع ہی نہ ملے تب بھی برا ہے۔ کیونکہ اصل زندگی تو آئندہ آنے والی ہے۔ اور اپنے پروگرام میں اس کے لئے بھی ضروری وقت استعمال کرنا چاہیئے۔

اسی طرح جاہ و جلال اور عزت کی حرص بھی دین سے دور کرنے والی ہے کیونکہ اس کی وجہ سے انسان میں غرور۔ مداہنت اور نفاق وغیرہ اخلاق رذیلہ پیدا ہونے کا ڈر ہوتا ہے۔

معاذ بن یحییٰ کہتے ہیں کہ عزت و ریاست کی حرص ابلیس کی تلوار ہے جس سے انسان کی عبودیت کٹ جاتی ہے۔ اور حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اس طرح نصیحت فرمائی ہے کہ:۔

"تم سچے ہو کر جھوٹوں کی طرح انکسار دکھاؤ"

انصار اللہ کا پانچواں سالانہ اجتماع

امتیازی خصوصیات کے ساتھ

۳۱ اکتوبر و یکم نومبر ۱۹۵۹ء کو انشاء اللہ ربوہ میں منعقد ہو گا!

(از محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب سلمہ اللہ تعالےٰ صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

اس اجتماع کا متنوع اور گوناگوں پروگرام۔ قرآن مجید اور احادیث نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے درس، سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا روح پرور خطاب۔ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی بزرگانِ سلسلہ اور صحابہ کرام کی تقاریر۔ اللہ تعالیٰ کے حضور پرخشوع وخضوع دعائیں خدا تعالیٰ کے فضل سے سامعین کے تزکیہ نفس کا باعث ہوتی ہیں۔ اس عظیم اجتماع میں شریک ہونے والے اکثر احباب اپنے قلوب میں نمایاں تغیر اور زندگی میں واضح تبدیلی محسوس کرتے ہیں۔ خود بھی اس میں شرکت کیلئے تشریف لائیے اور احباب کو بھی ہمراہ لائیے تا اس اجتماع کی برکات سے مستفیض اور اللہ تعالیٰ کے خاص فضلوں کے جاذب ہوں (افتتاحی اجلاس ۸ بجے صبح بروز ہفتہ شروع ہو گا)

مرزا ناصر احمد صدر مجلس انصار اللہ مرکزیہ ربوہ

بھارت کی راجستھان یونیورسٹی کا افسوسناک قدم

از مکرم مولوی سمیع اللہ صاحب انچارج احمدیہ مسلم مشن بمبئی

منقول از بدر قادیان

جمہوریت اور ہماری ذمہ داری

جمہوریت جہاں ہم کو تحریر و تقریر کی آزادی دیتی ہے۔ وہاں ہر شہری کے قومی و مذہبی جذبات کے احترام کی تاکید بھی کرتی ہے جس دن ہم نے اپنے ملک کو جمہوریہ کا معزز لقب دیا۔ اسی دن تمام ابنائے وطن کے قومی و مذہبی احساسات کی تعظیم کا بھی عہد باندھا۔ دستور ہند کی یہ وضاحت کہ یہ آئین تمام شہریوں کو مساوی حیثیت دیتا ہے۔ اور فرد کی عزت کا ضامن ہے۔ جمہوریت کے اسی مفہوم کی تشریح ہے۔ ہم نے اپنے ملک کے لئے "آئین جمہوریت" منظور کر کے دنیا کے سامنے اپنی وسعت نظری۔ سلامت روی اور حقیقت پسندی کا ایک قابل تقلید نمونہ پیش کیا ہے۔ مگر افسوس کہ بعض ناعاقبت اندیشوں کی کج فہمی کے باعث بسا اوقات ہمارے اس "مقدس عہد" کی توہین ہوتی رہتی ہے۔ راجستھان ہائی سکول کے لئے یونیورسٹی کی منظور کردہ دو کتب یعنی "وشو اتہاس اور "وشو کا سرل اتہاس" اس کی ایک افسوسناک مثال ہے۔ یہ دونوں کتابیں ہندی میں ہیں۔ اور دنیا کی تمام قابل ذکر قوموں کی علمی مذہبی سیاسی و معاشرتی معلومات پر مشتمل ہیں۔ ان کی افادی حیثیت سے ہمیں انکار نہیں۔ نہ ہم یہ کہتے ہیں کہ ان کتب کے مصنفوں نے عدل و انصاف کو بالکل نظر انداز کر دیا ہے۔ بلکہ واقعہ یہ ہے کہ ہر جگہ انہوں نے باتیں "میزان عدل" پر تول کے کہی ہیں اگر ان سے ان میں کہیں فروگذاشت ہوئی ہے تو صرف ساٹھ کروڑ اسلامیان عالم کے مقدس پیشوا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کے ذاتی حالات بیان کرتے ہیں۔

سیرت محمدی

حالانکہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی سیرت کا سمجھنا کوئی مشکل امر نہیں۔ آپ تاریخ عالم کے سب سے "روشن حروف" ہیں۔ آپ کے تمام اقوال و افعال حرکات و سکنات اور احساس و واردات کتابوں کے اوراق اور اسلامیان عالم کے سینوں میں محفوظ ہیں اور انہیں محفوظ رکھنے کے لئے مسلمان ہمیشہ اتنے جتن کرتے آئے ہیں جو ایک عاشق صادق فرشتہ خصلت معشوق ہی کے لئے کر سکتا ہے۔ آپ کے ایک صحابی حضرت حسان رضی اللہ عنہ کا ایک شعر ہے ؎

واحسن منک لم ترقط عینی
واجمل منک لم تلد النساءُ
خلقت مبرءً من کل عیب
کانک قد خلقت کما تشاءُ

تجھ سے زیادہ حسین میری آنکھوں نے کبھی نہیں دیکھا اور تجھ سے زیادہ خوبصورت بچہ آج تک کسی ماں نے نہیں جنا۔ تو ہر عیب سے پاک و صاف پیدا کیا گیا ہے گویا تیری تخلیق تیری ہی مرضی کے مطابق ہوئی ہے۔

آپ کا یہی ظاہری و باطنی "سراپا" آپ کے دیکھنے والوں کی نظروں میں تھا۔ مسلمانوں نے حفظ قرآن مجید۔ تدوین۔ احادیث فن اسماء رجال۔ اصول جرح و تعدیل جیسے مشکل علوم محض اسی "سراپا" کو محفوظ رکھنے کے لئے ایجاد کئے۔ اور ہم یہ کہہ سکتے ہیں کہ آج تک "علم و فن" اور عشق و محبت کے کسی کیمرہ نے اپنے محبوب کی اتنی صحیح تصویر نہیں اتاری جتنی مسلمانوں نے اپنے آقا و مقتدا حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کی اتاری ہے۔ اس تصویر میں آپ کی صورت و سیرت کے تمام خط و خال اس طرح جگمگا رہے ہیں۔ جس طرح چاندی کے کٹورے میں سونے کی لکیریں جگمگایا کرتی ہیں۔ اور آپ کی اس روشن شبیہ کے نیچے ہمیں کسی جگہ امین۔ صدق اور پاکباز کے سوا کوئی دوسرا لفظ نہیں ملتا۔

عیسائیوں کی نکتہ چینی

مگر تاریخ کی یہ شہادت ہے کہ جب اس "حسن بے مثال" کی تجلی دیار عیسائیت میں ہوئی۔ اور یہی وجود حسینان عالم کا سرتاج قرار دیا گیا تو کم ظرفوں کے دل میں آتش حسد بھڑک اٹھی۔ اور پھر اس "سرتاج حسن" کو داغدار بتلانے کی ٹھانی۔ واقعات سیرت کا دقیانہ طور سے تجزیہ کیا گیا۔ حاسدانہ تاویلیں کی گئیں۔ اور اسباب و علل کے بیان کرنے میں نکتہ چینیوں کا رویہ اختیار کیا گیا پھر حکومت اور پریس کی قوتوں نے ان کا ساتھ دیا۔ انہوں نے اپنی جہالت اور گندی ذہنیت کا خوب ڈھنڈورہ پیٹا۔ آہستہ آہستہ آواز بھارت میں پہنچی۔ اور یہاں کے بعض لوگوں نے بھی ان کی آواز سے آواز ملائی "وشو کا سرل اتہاس" کے مصنف شری گلراج گوپال کا یہ لکھنا کہ

"مدینہ میں انہوں نے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) نے کافی آدر (عزت) پراپت (حاصل) کیا۔ پرنتو (لیکن) یہاں کے نواسی کافی غریب تھے ان کی غریبی دور کرنے کے لئے انہوں نے ایک دل کا سنگٹھن کیا۔ اور کاروان کو لوٹنا آرمبھ (شروع) کیا۔ اس پر کار انہوں نے دھیرے دھیرے ایک بڑا دل سنگھٹ کر لیا۔ جس سے انت کنت (عاجز) ہو کر مکہ کے ادھیکاریوں نے ان پر آکرمن (حملہ) کیا۔ پرنتو انت (آخر) میں مکہ والے پراجت (شکست خوردہ) ہوئے۔

(وشو کا سرل اتہاس صفحہ ۱۲)

پھر آگے اسی صفحہ کے دوسرے پیراگراف میں ایچ۔ جی۔ ویلیس کا حوالہ دیتے ہوئے یہ لکھنا کہ

ان میں (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) میں ابھیمان۔ لالچ۔ چالاکی۔ دھوکہ بازی ایوم (اس طرح) دھرم اندھتا کا شرن (ملاپ) تھا۔ وے خدا کے پیغمبر بنتے تھے ان شبدوں کو انہوں نے اپنی انگوٹھی پر بھی کھدا لیا تھا۔ قرآن کو انہوں نے خدا کے دوارہ کہا ہوا بتایا ہے۔ پرنتو اس کے شبدوں سے ایسا کہیں بھی پشٹ (ظاہر) نہیں ہوتا۔

(وشو کا سرل اتہاس صفحہ ۱۲)

گاندھی جی کی نصیحت

اصل میں عیسائیت کی وہ آواز ہے جس کی صدا بازگشت بھارت میں بھی سنی جا رہی ہے حالانکہ بھارت کا آئین اور ہندوستانی قوم کا مزاج اس کو برداشت کرنے کے لئے تیار نہیں مہاتما گاندھی جنہیں ہم بھارت کا "مزاج شناس" کہہ سکتے ہیں۔ وہ ہمیں قرآن اسلام اور سیرت محمدی صلے اللہ علیہ وسلم کے سمجھنے کا ایک گر بتاتے ہیں وہ لکھتے ہیں:۔

"میں نے جو کچھ اسلام کے متعلق لکھا ہے۔ اس کے ہر لفظ پر قائم ہوں۔ میں نے کہیں یہ نہیں کہا کہ میں قرآن کے ہر حرف پر یقین رکھتا ہوں یا کسی بھی آسمانی کتاب کے ہر لفظ کو مانتا ہوں۔ لیکن یہ کام میرا نہیں کہ میں دوسرے مذہبوں کی کتابوں پر نکتہ چینی کروں یا ان کے نقائص کی نشاندہی کروں۔ لیکن میرا حق ہے اور ہونا چاہیئے کہ جو کچھ حقائق ان مذاہب میں ہوں ان کا اعلان کروں اور ان پر عمل کروں۔ لہذا یہ کام میرا نہیں کہ میں قرآن یا پیغمبر کی زندگی میں کسی ایسی بات پر نکتہ چینی کروں۔ جسے میں نہیں سمجھ سکا ہوں۔ لیکن میں ایسے موقع کا خیر مقدم کیا کرتا ہوں۔ جب میں ایسی بات کی توضیح کر سکوں جن کو میں پیغمبر کی زندگی میں پسند کر سکا یا سمجھ سکا ہوں۔ ایسی باتوں کے متعلق جو میرے لئے دشوار ہوتی ہیں۔ میں دیندار مسلمان و مستند کی نظر سے ان کو دیکھتا ہوں۔ اور میں ان کو اسلام کے مشہور مفسرین کی تحریروں کی مدد سے سمجھنے کی کوشش کرتا ہوں۔ دوسرے مذاہب کو احترام کی نظر سے دیکھ کر ہی مذاہب کی واقفیت کے اصول کو سمجھ سکا ہوں۔

(مذہب و دھرم صفحہ ۱)

یہی ہے صلح کاری کا راستہ اور مذاہب کے سمجھنے کا محفوظ طریقہ۔ بھارت کے سچے خدمت گذاروں کا یہ فرض ہے کہ وہ لڑکوں کے دل میں دوسروں کے خلاف زہر کا بیج بونے کی بجائے اس تعلیم کی اشاعت کریں۔ گاندھی جی کے دیش میں اس طریق کو چھوڑ کے یورپ کے طریقہ کو اپنانا بھارت اور گاندھی جی دونوں کی توہین ہے۔ ان کی نصیحت کی خط کشیدہ عبارت پر غور کیجئے کیا مذاہب اور پیغمبروں کی زندگی کے سمجھنے کا اس سے بہتر کوئی دوسرا طریقہ ہو سکتا ہے۔ کیا بھارت کے سپوتوں اور گاندھی جی کے سپوتوں کا یہ فرض نہیں کہ اسلام یا پیغمبر اسلام کے سمجھنے کے لئے ایچ۔ جی ویلیس کی بجائے دیندار مسلمانوں کی طرف رجوع کریں؟

آیئے ہم گاندھی جی کے نقطہ نظر کو زیادہ واضح کرنے کے لئے ان کا اور ایک قول نقل کر دوں۔ وہ فرماتے ہیں:۔

بلاشبہ میں اسلام کو الہامی مذاہب میں سے ایک سمجھتا ہوں اس لئے قرآن کو الہامی کتاب سمجھتا ہوں۔ اور محمد (صلعم) کو ایک پیغمبر مانتا ہوں۔ لیکن اسی طرح میں ہندو مذہب، عیسائیت اور یہودیت کو بھی الہامی مانتا ہوں۔

(مذہب و دھرم صفحہ ۱۵)

(باقی)

بیوگان اور مساکین کی خبرگیری

قرآن کریم اور احادیث جہاد کے بلند مقام کی قدم قدم پر نشان دہی کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ایک اور نیکی کو اس کے ساتھ جگہ دیتے ہیں۔ حضور علیہ السلام فرماتے ہیں۔

الساعی علی الارملۃ والمسکین کالمجاہد فی سبیل اللہ۔ (ترمذی)

یعنی بیوگان اور مساکین کی خبرگیری کرنے والا ایسا ہے۔ جیسا کہ خدا کی راہ میں جہاد کرنے والا۔

حقیقت یہی ہے کہ کسی قوم کے لئے کوئی لمبا جہاد کامیابی سے بجا لانا ممکن ہی نہیں جب تک وہ مرنے والوں کی بیوگان کی خبرگیری نہ کرے۔ جب تک وہ یتامیٰ کی پرورش کا ذمہ نہ لے۔ اور جب تک وہ محتاجوں کی احتیاج کو دور کرنے کے لئے ساعی نہ ہوں مجاہدین کے قلوب میں اطمینان ہونا چاہیئے کہ ان کی بیویاں رسوا نہ ہونگی۔ ان کے بچے گلیوں کی خاک نہ چھانتے پھرینگے اور اگر کسی قوم کا اپنا ایک طبقہ افلاس نکبت و بھوک کا شکار ہو۔ اور اُس کے خوشحال طبقہ کی اس کی مدد کی طرف توجہ نہ ہو۔ تو وہ بنیان مرصوص کی صورت میں دشمن کے سامنے نہیں جا سکتی۔ پس ان نیکیوں کا جہاد سے تعلق ایک حقیقت ہے۔ ہم سب کا اور خصوصاً "ممبر اور ممنول انصار اللہ" کا فرض ہے کہ وہ بیوگان یتامیٰ اور مساکین کی خبرگیری کو بڑی اہمیت دیں۔ اپنے عیال کی پرورش کی طرح ان کی امداد میں بھی حتی الامکان ساعی ہوں۔

(مرزا مبارک احمد قائد خدمت خلق انصار اللہ مرکزیہ ربوہ)

جلسہ سالانہ کے لئے ٹنڈرز مطلوب ہیں

احباب کی آگاہی کے لئے حسب سابق اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ بر موقعہ جلسہ سالانہ بابت سال ۱۹۵۹ء مندرجہ ذیل ٹھیکہ جات دیئے جا دیں گے۔ ضرورت مند احباب ۱/۱۲/۵۹ تک بنام افسر صاحب جلسہ سالانہ ربوہ ٹنڈر بھجوا کر ممنون فرماویں۔

نوٹ: یہ ضروری نہ ہوگا۔ کہ ٹھیکہ اسی شخص کو دیا جاوے۔ جس کے نرخ کم ہوں۔

(۱) ٹھیکہ باورچیاں۔
(۲) ٹھیکہ نانبائیاں
(۳) ٹھیکہ آٹا گوندھائی و پیڑے کروائی۔
(۴) ٹھیکہ صفائی
(۵) ٹھیکہ بجلی
(٦) ٹھیکہ گیس لیمپ
(۷) ٹھیکہ گوشت گائے۔
(۸) ٹھیکہ گوشت بکرہ
(۹) ٹھیکہ بہشتیاں
(۱۰) ٹھیکہ ظروف گلی (بمعہ تنور)

پتہ مطلوب ہے ڈاکٹر حبیب اللہ صاحب پسر ڈاکٹر احمد الدین صاحب سابق رہائش اندرون دروازہ ٹھاکر سنگھ والا ضلع گوجرانوالہ کے ایڈریس کی ضرورت ہے اگر کسی دوست کو ان کے ایڈریس کا علم ہو تو نظارت امور عامہ میں اطلاع دیں۔ اگر محترم ڈاکٹر صاحب اعلان خود پڑھیں تو وہ ایڈریس سے مطلع فرمائیں۔

(خادم حسین ناظر امور عامہ سلسلہ عالیہ احمدیہ)

تعلیم الاسلام کالج سائنس سوسائٹی کے انتخابات

مورخہ ۱۰ر اکتوبر ۱۹۵۹ء ۲½ بجے بعد دوپہر کالج ہال میں تعلیم الاسلام کالج سائنس سوسائٹی کے انتخابات پروفیسر حبیب اللہ خان صاحب کی صدارت میں عمل میں آئے۔ مندرجہ ذیل عہدیداران چنے گئے

عہدہ	نام	سال
وائس پریذیڈنٹ	چوہدری نثار احمد صاحب	فورتھ ایر
سیکرٹری	محمد سلیم صاحب	تھرڈ ایر
جوائنٹ سیکرٹری	حمید احمد خان صاحب	سیکنڈ ایر
نمائندہ فورتھ ایر	مرزا ادریس احمد صاحب	
" تھرڈ ایر	محی الدین اکبر صاحب	
" سیکنڈ ایر	سلطان احمد صاحب	
" فرسٹ ایر	فاروق احمد صاحب	

(نامہ نگار)

مجالس انصار اللہ کے لئے ضروری اعلان

انعامی تحریری مقابلہ میں حصہ لینے کی آخری تاریخ

اعلان کیا جا چکا ہے کہ اراکین مجالس انصار اللہ "اسلام کی نشاۃ ثانیہ" کے موضوع پر تحریری مقالے ۱۵ر اکتوبر تک بھجوا دیں۔ اس مقابلہ میں اوّل دوم آنے والے انعام کے مستحق قرار پائیں گے۔ جو مقالہ ۱۵ر اکتوبر کو پوسٹ ہو جائیگا۔ وہی مقابلہ میں شامل ہو سکے گا۔ اس لئے احباب فوری توجہ فرمائیں

(ابو العطاء صاحب جالندھری قائد اصلاح و ارشاد مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم چوہدری محمد ابراہیم ریٹائرڈ پٹواری ساکن تاجپورہ، مصری شاہ لاہور کو ۷ر اکتوبر کو اچانک ایک حادثہ پیش آگیا۔ جس کی وجہ سے ۹ر اکتوبر کو صبح ایک بجے میو ہسپتال لاہور میں ان کا انتقال ہو گیا۔ مرحوم ایک مخلص متدین اور موصی احمدی تھے۔ حاجی تھے۔ وفات کے وقت عمر ساٹھ سال تھی۔ اپنے پیچھے صرف ایک نوجوان لڑکی چھوڑی ہے۔ ان کی مغفرت اور بلندی درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے

(عبد الرحمن۔ الٰہی پارک۔ لاہور)

۲۔ خاکسار کی اہلیہ بحالت زچگی مورخہ ۱/۱۰/۵۹ کو بوقت دو بجے دوپہر وفات پا گئی ہیں۔ انا للہ و انا الیہ راجعون۔

مرحومہ بہت سے خوبیوں کی مالک تھیں۔ موصیہ تھیں۔ پابند صوم صلوٰۃ تھی۔ اپنے پیچھے چھ معصوم بچے یادگار چھوڑے ہیں۔ احباب جماعت سے مرحومہ کے لئے دعائے مغفرت کی درخواست ہے نیز اپنے کم سن بچوں کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ کہ مولا کریم ان کا حامی و ناصر ہو۔ اور ان کو صبر کی توفیق عطا فرمائے

(مبارک احمد قریشی ولد افضال احمد صاحب قریشی۔ مبارک ٹی سٹال گولبازار ربوہ)

۳۔ میرے بڑے لڑکے عزیز شیخ محمد مجید صاحب قمر اڑھتی زونٹ کوئٹہ کی بڑی لڑکی ثریا عمر تقریباً ۵ سال ۵ر اکتوبر کو علیل ہوئی۔ اور اچانک ۶ر اکتوبر ۱۹۵۹ء کو فوت ہو گئی۔ سخت صدمہ ہوا احباب۔ عا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ہم سب کو صدمہ برداشت کرنے کی توفیق دے اور صبر جمیل عطا فرمائے۔ نیز اپنے فضل و کرم سے بہترین نعم البدل عطا فرمائے۔ آمین ثم آمین (شیخ محمد بشیر آزاد پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ مریدکے ضلع شیخوپورہ)

اعلان میرا لڑکا مجیب اللہ کئی دنوں سے شدید بخار میں مبتلا ہے۔ احباب سے دعائے صحت کی درخواست ہے۔ خاکسار حبیب اللہ ناٹگ ولد عبد الرحمان ناٹگ سکنہ ناس نور کشمیر۔ حال مددگار کارکن دفتر جلسہ ربوہ

درخواست ہائے دعا

۱۔ خاکسار کو چند ایک مشکلات درپیش ہیں۔ احباب دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مشکلات آسان کر دے۔

(شیخ محمد شریف معرفت مسلم جنرل سٹور اوکاڑہ)

۲۔ حکیم عبد العزیز صاحب بوجہ بیچش و بخار صاحب فراش ہیں۔ احباب اکرام سے کامل شفایابی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(مرزا عبد الرشید وکالت دیوان تحریک جدید ربوہ)

۳۔ مکرم حوالدار محمد صفی اللہ میاں صاحب بنگالی حال چک لالہ کی والدہ محترمہ احمد ایک بھائی احمد نگر مشرقی پاکستان میں بیمار ہیں۔ ان کی والدہ محترمہ کی حالت تشویشناک ہے۔ جماعت سے درخواست ہے۔ کہ وہ ان کے لئے دعا فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں جلد از جلد صحت کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے۔

(صوفی رحیم بخش چک لالہ)

۴۔ میرا لڑکا محمد مسعود اقبال مسلسل گیارہ ماہ سے سخت بیمار چلا آ رہا ہے۔ طبی مشورہ کے تحت اس کی تعلیم بھی روک دی گئی ہے۔

احباب جماعت سے خاص طور پر دعا کی عاجزانہ درخواست ہے۔ نیز عزیزی ناصرہ بیگم بھی بعض پریشانیوں کی وجہ سے دعا کی درخواست کرتی ہے۔ (غلام محمد شاکر ۲ نابھہ روڈ لاہور)

۵۔ عاجز آج کل بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے۔ احباب جماعت و درویشان قادیان سے دعا کی درخواست ہے۔

(عمر حیات بمقام ٹکڑا ضلع لائل پور)

احمدی بچے یاد رکھیں! کہ ان کا سالانہ اجتماع ۲۳-۲۴-۲۵ر اگست کو بمقام ربوہ ہو رہا ہے۔ (مہتمم اطفال)

جب تک ہمارے اندر انسانیت کے اوصاف پیدا نہیں ہوتے ساری ترقی بیکار اور بے مقصد ہے

لائل پور کے اجتماع عظیم میں صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان کی تقریر

مورخہ ۱۲ اکتوبر ۵۹ء کو صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خان نے لائل پور میں ایک عظیم اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے جو تقریر کی تھی۔ اس کا مکمل متن درج ذیل ہے۔

لائل پور کے ترقی پسند شہر میں آپ نے جس جوش اور زندہ دلی سے میرا استقبال کیا ہے اس کے لئے میں شکر گزار ہوں۔ آپ کا شہر اور ضلع نئے زمانے کی ترقی کی ایک زندہ مثال ہے آپ لوگوں نے خود محنت کر کے اپنا پسینہ بہا کر اس بیابان کو سرسبز بنایا۔ خالی زمین اور پانی سے کچھ حاصل نہیں ہوتا۔ جب تک انسان خود محنت نہ کرے آپ کی محنت کا پھل ہے۔ کہ لائل پور کا ضلع اناج کا ذخیرہ کہلاتا ہے"۔

آزادی کے بعد اس علاقے میں بہت بڑے بڑے کارخانے قائم ہو گئے ہیں۔ لائل پور صنعت کا بڑا مرکز ہے۔ لیکن لوگوں کے روزگار کیلئے نئے نئے راستے کھولنے کے لئے صرف بڑے کارخانوں سے کام نہیں چلتا۔ سب سے بڑی ضرورت اس بات کی ہے کہ ہم چھوٹی صنعتوں کو زیادہ سے زیادہ ترقی دیں۔ اس کام کے لئے علیحدہ محکمہ قائم کیا ہے۔ خدا نے چاہا تو عوام کے لئے روزگار کے بہت سے نئے راستے کھل جائیں گے"۔

"روزی کمانا انسان کا ایک ضروری کام ہے لیکن فقط مادی ترقی زندگی کا واحد مقصد نہیں ہوتا۔ بہت سی اور چیزیں بھی انسان کی اپنی ذات اور ضرورت سے بلند تر ہوتی ہیں۔ اُن میں سب سے بڑی چیز انسان کا اپنا کردار ہے۔ جب انسان کا اپنا کریکٹر کمزور ہو جائے تو اس کا نصب العین بُری طرح مسخ ہو جاتا ہے۔

پچھلے آٹھ دس سال ہم نے جو تکالیف اٹھائی ہیں۔ اُس کی سب سے بڑی وجہ کردار کی کمزوری اور نصب العین کی خامی ہے ذاتی فائدہ کے لئے خود غرضی۔ لالچ۔ جھوٹ۔ فریب اور بد دیانتی کو حلال قرار دینا سب برائیوں کی جڑھ ہے خود غرضی کے نشے میں آکر انسان ملک۔ قوم۔ عزت اور ناموس سب کچھ بیچنے پر تیار ہو جاتا ہے۔ مادی دنیا میں ہم جتنی چاہیں۔ ترقی کر لیں۔ لیکن جب تک ہمارے اندر انسانیت کے اصل اوصاف پیدا نہیں ہوتے ساری ترقی بے کار اور بے مقصد ہے۔ اب دیکھنا یہ ہے۔ کہ انسانیت کے اصل جوہر کیا ہیں۔ خدا کے فضل و کرم سے ہم مسلمان پیدا ہوئے ہیں۔ اس لئے ہمیں سچی انسانیت کی تلاش میں بہت دور جانا نہیں پڑتا۔ لیکن بد قسمتی یہ ہے کہ ہم اسلام کا نام تو بڑے جوش اور عقیدت سے لیتے ہیں لیکن اس کو سمجھنے اور اس پر عمل کرنے سے عموماً غفلت کرتے ہیں اس کی ایک وجہ تو یہ ہے۔ کہ ہمارے بہت سے رہنماؤں نے مذہب کو اپنی جاگیر سمجھا ہے۔ اور اس پر علم یا جہالت کے پردے ڈال کر اُسے عام آدمی سے دور رکھنے کی کوشش کی ہے۔ پردہ علم کا ہو۔ یا جہالت کا آخر پردہ ہی ہوتا ہے"۔

"دوسری وجہ یہ ہے کہ سیاست کی منڈی میں مذہب کا نام بڑی بے شرمی سے سستے داموں نیلام ہوتا رہا ہے۔ تیسری وجہ یہ ہے کہ ہمارے نظام تعلیم اور مغرب کی اندھی تقلید نے محض فیشن کے طور پر اسلام سے بیزار کرنے میں بہت مدد دی ہے۔ یہ غلامی کے دور کی یادگار ہے۔ لیکن اب ہم غلام نہیں آزاد ہیں۔ آزادی کا مطلب صرف سیاسی آزادی نہیں ہوتا ہم نے اپنے ذہن اپنے ضمیر اور اپنی روح کو بھی آزاد کرنا ہے۔ کیونکہ یہی اصلی آزادی ہے۔ زیادہ دولت زیادہ زمین اور زیادہ عہدے حاصل کر کے انسان بڑا نہیں بنتا۔ اصل فضیلت وہی ہے۔ جس کی بنیاد ایمان اور صالح عمل پر ہو۔ یہ سادہ اور پرانے الفاظ ہیں۔ اور غالباً آپ انہیں سن سن کر تھک چکے ہوں گے۔ کیونکہ ہر دور میں ان کا جائز اور ناجائز استعمال ہوتا رہا ہے۔ لیکن میں ان کو پھر دہراتا ہوں۔ کیونکہ ہماری ساری خرابیوں کا ایک ہی علاج ہے۔ ایمان اور صالح عمل"!

"جب تک ہمارے دل میں خدا کا خوف اور عام انسانوں کے ساتھ محبت کا جذبہ پیدا نہیں ہوتا نہ ہم اچھے انسان بن سکتے ہیں نہ اچھے مسلمان اور نہ صحیح پاکستانی بن سکتے ہیں"۔

"جب لاکھوں انسانوں نے جان و مال اور عزت کی قربانی دیکر اس ملک کو حاصل کیا تھا۔ تو اُس وقت یہ مقصد نہیں تھا کہ یہاں آکر صرف چند لوگ یا چند خاندان پھلیں پھولیں۔ اور اقتدار پر قبضہ جما کر بیٹھ جائیں۔ یہ ملک آپ نے حاصل کیا تھا۔ یہ ملک آپ کے لئے بنا تھا۔ اور اب آگے بڑھ کر آپ نے ہی اسے چلانا اور زندہ رکھنا ہے۔ پچھلے سال جب انقلاب آیا تھا۔ تو شاید کچھ لوگوں کے دل میں یہ خیال آیا ہو کہ حکمرانوں کی ایک ٹولی تو گئی شاید اب نئے لوگ ساری عمر کے لئے حکومت پر قبضہ جما کے بیٹھ جائیں گے۔ لیکن میں نے اُس روز آپ سے وعدہ کیا تھا۔ کہ ملک میں صحت مند اور اچھی قسم کی جمہوریت رائج کرنے کے لئے جلد از جلد قدم اٹھائے جائیں گے۔ خدا کا شکر ہے کہ خدا نے مجھے اپنا وعدہ پورا کرنے کی توفیق عطا فرمائی اور اب انشاء اللہ بہت جلد اس سال کے آخر تک سارے ملک میں بنیادی جمہوریتوں کا نظام جاری ہو جائیگا"!

بنیادی جمہوریتیں

"یہ نظام ہم نے دوسرے ملکوں کے تجربات اور اپنے ملک کے حالات سامنے رکھ کر تیار کیا ہے جمہوریت کے سلسلہ میں ہمیں دوسروں کی اندھا دھند تقلید کرنے کی ضرورت نہیں ہے۔ ہمیں اپنے ملک کے حالات اور اپنے عوام کے مزاج کے مطابق کام کرنا ہے۔ بنیادی جمہوریتوں میں ہم نے تین باتوں کو خاص طور پر مدنظر رکھا ہے۔ ایک تو یہ کہ یہ جمہوریت اوپر سے عوام کے سر پر نہیں ٹھونسی جائیگی بلکہ اس کی بنیاد نیچے سے شروع ہو کر اوپر کی طرف جائیگی۔ دوسرے یہ کہ عوام کو اپنے نمائندے منتخب کرنے کے لئے دور نہیں جانا پڑے گا۔ اب تک تعلیم کی کمی کی وجہ سے خاص طور پر دیہاتیوں کے لئے تیس تیس۔ چالیس چالیس ہزار یا ایک لاکھ کی آبادی میں سے اپنا ایک اچھا نمائندہ چننا بہت مشکل ہوتا تھا۔ جیسے الیکشن میں ایک عام ووٹر کو اتنا بھی معلوم نہیں ہوتا تھا کہ جس آدمی کو وہ ووٹ دے رہا ہے وہ کیسا آدمی ہے یہی وجہ ہے کہ ہمارے انتخابات میں رعب۔ لالچ یا نا واقفیت کی وجہ سے ووٹ آسانی سے بک جاتے تھے۔ لیکن بنیادی جمہوریتوں میں ایسی بات نہیں ہوگی۔ اب ایک ہزار آدمی ایک نمائندہ چنیں گے۔ اتنے چھوٹے گروپ میں سب لوگ ایک ہزار کو اچھی طرح جانتے ہوں گے اور انہیں علم ہوگا کہ وہ الیکشن کے وقت جس کو ووٹ دے رہے ہیں وہ اچھا آدمی ہے یا برا۔ اس طریقے سے جمہوریت قائم ہوگی وہ عوام کی صحیح نمائندہ ہوگی۔ بنیادی جمہوریتوں کی تیسری خاص بات یہ ہے کہ یہ اسمبلیوں کی طرح سیاسی جوڑ توڑ اور دھڑوں اور تقریروں کا مرکز نہیں بن سکیں گی بلکہ وارڈ یا گاؤں کی ہر کونسل عملی طور پر کام کرے گی اور اپنے علاقوں کے ہر کام میں حکومت کے ساتھ شرکت کرے گی۔ خاص طور پر ترقی کے منصوبے ان کونسلوں کی ذمہ داری ہوں گے صحت تعلیم۔ زراعت اور سماجی بہبود کے بارے میں ان کونسلوں کو بہت کام کرنا پڑے گا۔ عوام کی آواز حکومت تک پہنچانے اور حکومت کو عوام کے نزدیک لانے کا یہ نہایت موثر ذریعہ ہوگا۔ اگر ان کونسلوں نے اپنی ذمہ داری کو اچھی طرح سنبھالا تو ملک کا ہر گاؤں اور گاؤں کا ہر باشندہ حکومت کے کام کاج میں برابر کا شریک ہو جائے گا"۔

آبادی کے لحاظ سے ہمارے ملک میں عوام کم ایک لاکھ بیس ہزار نمائندے بنیادی جمہوریتوں میں کام کر سکیں گے۔ یعنی حکومت کی مشینری میں ایک لاکھ بیس ہزار نئے پرزے عوام کی طرف سے حکومت میں شامل ہو جائیں گے اگر ایسی جمہوریت بھی کامیاب نہ ہوئی تو ہمارا اللہ ہی حافظ ہے اس نئے تجربہ کو کامیاب کرنے کی سب سے بڑی ذمہ داری خود آپ کے اوپر ہے۔ اس وقت ملک میں کوئی ایسی سیاسی پارٹی کام نہیں کر رہی جو آپ کو اپنی پسند کے امیدواروں کے چکر میں ڈال سکے۔ حکومت بھی آپ کو یہ نہیں کہنے آئے گی کہ آپ اس آدمی کو ووٹ دیں اور اس کو نہ دیں۔ الیکشن بالکل آزاد اور صاف ہوں گے۔ کسی کا بیلٹ بکس توڑا نہیں جائے گا۔ کوئی افسر کسی پر رعب نہیں ڈالے گا (تالیاں) اب یہ آپ کا کام ہے کہ آپ ایسے آدمی تلاش کریں جو اچھے ہوں۔ جو سچے ہوں۔ جو بے غرض ہوں۔ جن کے دل میں خدمت کا جذبہ ہو۔ اور جو آپ کی نمائندگی کا حق ایمانداری سے ادا کر سکیں۔

"بنیادی جمہوریتیں قائم ہونے کے بعد ان کے نمائندے تھانہ کونسل، تحصیل کونسل اور ڈسٹرکٹ کونسل میں جائیں گے۔ اس لئے یہ اور بھی ضروری ہے۔ کہ بنیادی جمہوریتوں میں اچھے اور سنجیدہ طبقے کو پوری نمائندگی دی جائے۔ ہو سکتا ہے کہ کسی علاقے میں عورتوں کو ووٹ نہ مل سکیں۔ یہ بھی ہو سکتا ہے کہ کچھ پڑھے لکھے ترقی یافتہ لوگ یا کسی فن کے ماہر الیکشن لڑنے کی ہمت یا توفیق نہ رکھتے ہوں۔ ایسے لوگوں کو حکومت کے کاروبار میں شامل کرنے کے لئے ہم نے بنیادی جمہوریتوں میں کچھ ممبر نامزد کرنے کا فیصلہ بھی کیا ہے۔ اس نامزدگی کا یہ مقصد نہیں ہے کہ حکومت اپنے پٹھو پیدا کرنا چاہتی ہے۔ بلکہ ہمارا مقصد صرف اتنا ہے۔ کہ پاکستان کے ہر شہری کو جس میں کوئی صلاحیت ہے۔ آگے بڑھنے اور کام کرنے کا موقع دیا جائے"۔ (باقی)

اعانت الفضل

(۱) "میرے چھوٹے بھائی عزیزم نصیر احمد پال کو خدا تعالیٰ نے پہلا لڑکا عطا فرمایا ہے۔ تمام احباب جماعت سے درخواست دعا ہے۔ کہ خدا تعالیٰ نومولود کو لمبی صحت والی عمر عطا فرمائے اور خادم دین بنائے آمین۔

(ناصر احمد پال سیالکوٹ)

(۲) اہلیہ صاحبہ ملک صدیق احمد صاحب دیپالپور نے اپنے بیٹے ملک حمید احمد صاحب کی بی۔ اے میں کامیابی کی خوشی پر مبلغ پانچ روپے ارسال کئے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ اس کامیابی کو ان کے لئے اور تمام خاندان کے لئے بابرکت کرے۔ (آمین)

(مینیجر الفضل)

زکوٰۃ کی ادائیگی اموال کو بڑھاتی ہے

پنجاب رجمنٹ کی فرسٹ بٹالین کی دوصد سالہ تقریب شاندار پریڈ

صدر پاکستان جنرل محمد ایوب خاں نے سلامی لی

لاہور ۱۴ اکتوبر۔ کل یہاں فرسٹ پنجاب رجمنٹ کی پہلی بٹالین کی دو صد سالہ سالگرہ کی پریڈ پر ایک برطانوی فیلڈ مارشل نے پاکستان کے صدر کو سیلوٹ کیا۔

پریڈ کے وقت بٹالین کی قیادت فیلڈ مارشل سر کلاڈ آکنلک کر رہے تھے۔ یہ ۱۹۰۳ء میں اس بٹالین میں شریک ہوئے اور جنہوں نے پہلی جنگ عظیم میں اسے کمان کیا۔ جب وہ ایک جیپ پر سلامی کے چبوترے کے سامنے سے گذرے تو انہوں نے فیلڈ مارشل کے ڈنڈے سے اپنی ٹوپی کا سرا چھوا۔ چبوترے پر صدر پاکستان محمد ایوب خاں جنرل کی وردی میں ملبوس سلامی لے رہے تھے۔

دولت مشترکہ کی تاریخ میں یہ پہلا موقع ہے کہ ایک فیلڈ مارشل نے تقریبی پریڈ کی قیادت کی۔ یہ پریڈ شفاف دھوپ میں منعقد ہوئی جسے وسط اکتوبر کی خنک ہوا نے بہت خوشگوار بنا دیا تھا۔ پریڈ ایک گھنٹے کے قریب جاری رہی۔ اور اس کے مختلف مدارج اس خوش اسلوبی سے گذر گئے جیسے کوئی مشین انتہائی باقاعدگی کے ساتھ حرکت کر رہی ہے کمانڈر انچیف جنرل محمد موسیٰ نے بھی پریڈ سے خطاب کیا۔

آج پریڈ جن لوگوں نے دیکھی ان میں مغربی پاکستان کے گورنر مسٹر اختر حسین نور ن بی کے مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر لیفٹننٹ جنرل بختیار رانا۔ برطانوی ہائی کمشنر سر الیگزنڈر سائمن امریکی قونصل جنرل ڈاکٹر بی۔ وی کوری اور دوسرے اعلیٰ فوجی اور سول افسر شامل تھے۔

فیلڈ مارشل آکنلک پریڈ کے میدان میں پہنچنے کے بعد سلامی کے چبوترے پر اپنی مقررہ جگہ پر کھڑے ہو گئے۔ بٹالین کے کمانڈنگ افسر لیفٹننٹ کرنل آفتاب احمد خاں اس کے بعد فیلڈ مارشل کے سامنے روایتی طور پر پیش ہوئے اور پریڈ کی کمان ان کے سپرد کر دی۔ فوج کی صفوں سے جھنڈے کے گذرنے کے بعد فیلڈ مارشل آکنلک نے ایک جیپ میں کھڑے ہو کر جس پر ان کے اپنے اور صدر کے پرچم لہرا رہے تھے پریڈ کی قیادت کی۔

لفافے کی قیمت بہرصورت دو آنے ہے

لاہور ۱۳ اکتوبر۔ شمالی علاقے کے پوسٹ ماسٹر جنرل مسٹر بشیر احمد نے لفافوں اور کارڈوں کی نئی قیمتوں کے بارے میں (جو یکم اکتوبر سے نافذ ہو چکی ہیں) مزید وضاحت کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ اس سلسلے میں اچھی خاصی تشہیر کی گئی ہے۔ پھر بھی بعض لوگ اس غلط فہمی میں مبتلا ہیں کہ ابھی تک لفافوں کی قیمت وہی ہے جو پچھلے مہینے تھی چنانچہ یہ لوگ ابھی تک چھ پیسے کے لفافے لیٹر بکسوں میں ڈال رہے ہیں۔ جس کا نتیجہ یہ نکل رہا ہے کہ ڈاک خانہ ان سب کو بیرنگ قرار دے رہا ہے۔ آپ نے کہا کہ لفافہ خواہ ہوائی ڈاک کے ذریعے بھیجا جائے یا ٹرین وغیرہ کے ذریعے اس کی قیمت ہر حالت میں دو آنے ہے ڈاک اور تار کا محکمہ صرف ایسے مقامات کے لفافے ہوائی جہاز کے ذریعے بھیجتا ہے جہاں ہوائی جہاز جاتے ہوں۔ یا وہ ہوائی سروس سے وابستہ ہوں۔ اسی طرح ہوائی جہاز کے ذریعے جانے والے کارڈ کی قیمت میں صرف ایک پیسہ بڑھایا گیا ہے۔ لیکن یہ کارڈ صرف ایسے مقامات کے لئے بھیجا جا سکتا ہے جو ہوائی سروس سے وابستہ ہوں جو پوسٹ کارڈ ٹرین وغیرہ سے بھیجے جاتے ہیں۔ ان کی قیمت صرف تین پیسے ہے۔

پوسٹ ماسٹر جنرل نے کہا جو لفافہ ٹرین کے ذریعے بھارت بھیجا جاتا ہے۔ اس کی قیمت دو آنے ہے۔ لیکن بھارت کو جو لفافہ ہوائی جہاز کے ذریعے بھیجا جائے گا۔ اس کی قیمت ساڑھے تین آنے ہے۔ پوسٹ ماسٹر جنرل نے کہا کہ محکمہ ڈاک یہ چاہتا ہے کہ ملک کے ایک حصہ سے دوسرے حصے تک جلد سے جلد ڈاک پہنچائے۔ نئی شرح نافذ ہونے کی وجہ سے ہوائی سروس سے وابستہ مقامات تک ڈاک پہنچنے کے وقت میں ایک دن کی کمی آ چکی ہے۔"

طلباء جامعہ احمدیہ کا تقریری مقابلہ

مورخہ ۱۵/۱۰/۵۹ بروز جمعرات بعد نماز مغرب مجلس علمی جامعہ احمدیہ کے زیر انتظام طلباء جامعہ احمدیہ کا تقریری مقابلہ ہوگا۔ مقابلہ کے لئے ذیل کے عنوان مقرر کئے گئے (۱) قومی اور ملی ترقی کے دواعی (۲) علم حدیث کی اہمیت (۳) حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی قوت قدسیہ کی تاثیر یہ مقابلہ مسجد گول بازار ربوہ میں منعقد ہوگا۔ احباب سے گذارش ہے کہ زیادہ سے زیادہ تعداد میں شمولیت فرمائیں۔

(محمد شفیق قیصر اسسٹنٹ سیکرٹری مجلس علمی جامعہ احمدیہ ربوہ)

ہالینڈ میں سیرۃ النبی کے موضوع پر کامیاب جلسہ

(بقیہ صفحہ ۳)

اور ان کی عربی عبارت پڑھ کر سنانے کے لئے محترم مکرم حافظ صاحب سے درخواست کی جو آپ نے خوش الحانی سے پڑھ کر سنائی۔ نیز آپ نے حضرت عمرؓ۔ و حضرت حمزہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے اسلام قبول کرنے کے واقعات کو بیان کر کے مجلس میں خوب دلچسپی پیدا کر دی۔ جملہ حاضرین آپ کی تقریر سے بہت محظوظ ہوئے۔

تقریری پروگرام کے اختتام پر مذکورہ بالا متحرک تصاویر دکھائی گئیں اور اجلاس رات کے گیارہ بجے اختتام پذیر ہوا اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ جماعت کو مزید ترقیات عطا فرمائے۔ اور ہمارے نو مسلم بھائیوں کو ایمان میں پختگی اور استقامت عطا فرمائے۔ آمین

درخواست دعا

میری لڑکی نسیم اختر تین ہفتہ سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہے کمزور بہت ہو گئی ہے احباب کرام دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اسے شفائے کاملہ عاجلہ عطا فرمائے۔ آمین (محمد یعقوب کاتب الفضل)

تقریب رخصتانہ

میرے بڑے بھائی جمعدار محمد طفیل صاحب سپلائی ڈپو لاہور کی تقریب رخصتانہ مورخہ ۱/۱۰/۵۹ کو ہوئی اور بروز پیر ۵/۱۰/۵۹ کو دعوت ولیمہ دی گئی۔ جس میں جماعت احمدیہ لاہور اور بعض دوسرے احباب نے بھی شمولیت فرمائی ان کی شادی مکرم چوہدری جمال الدین صاحب گل آف بڈیارہ ضلع لاہور کی صاحبزادی کے ساتھ ہوئی احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس رشتہ کو جانبین کے لئے خیر و برکت کا موجب بنائے آمین

(خاکسار عبدالعزیز واقف زندگی دواخانہ خدمت خلق)

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴